65925 ـ عورت کا ماموں محرم ہے اور اس سے اکیلے ملا جا سکتا ہے

سوال

خاوند ملازمت پر ہو تو بیوی کا اپنے ماموں سے اکیلے میں ملنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ کئی بار ایسا ہو چکا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ماموں اپنی ساری بہنوں کی بیٹیوں اور بھانجی کی بیٹیوں کا بھی محرم ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا محرم عورتوں کے بارہ میں سورۃ النساء میں فرمان ہے:

 حرام کی گئیں ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں، اور تمہاری پھوپھیاں، اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ا ور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کو ایك ہی نکاح میں جمع کرنا، ہاں جوگزر چکا سو گزر چکا، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے النساء (23).

اس لیے ماموں کے لیے اپنی بہن کی بیٹی سے ملاقات اور خلوت کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ اس کے ساتھ سفر بھی کر سکتی ہے جب اس میں کوئی شك و شبہ نہ ہو، اسی طرح اگر وہ ماموں فاسق ہو اور اس کے اخلاق بہتر نہ ہوں اور بھانجی کے لیے امن نہ رکھتا ہو تو ایسا نہیں کیا جا سکتا، اور اگر اس میں شك پایا جائے تو خاوند کی غیر موجودگی میں ملاقات کرنے اور اس سے خلوت کرنے سے بھی منع کیا جائیگا.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (21953) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور بعض سلف صالحین مثلا عکرمہ اور شعبی رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے کہ ماموں اور چچا کے لیے اگر بہن اور بھائی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام ہے لیکن اس کے لیے اپنی زیبائش ان کے آگے ظاہر کرنا جائز نہیں، بلکہ وہ ان کے سامنے پردہ کریگی، اور انہوں نے اس کی دو دلیلیں دی ہیں:

پہلی دلیل:

ماموں اور چچا سورۃ الاحزاب کی اس آیت میں مذکور نہیں جس میں عورت کے لیے محرم کے سامنے زینت کی اشیا ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی اور غلام) کے سامنے ہوں عورتوں اللہ سے ڈرتی رہو اللہ تعالی یقینا ہر چیز پر شاہد ہے ﴾الاحزاب (55).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے ماموں اور چچا کا ذکر نہیں کیا.

دوسری دلیل:

ان کا کہنا ہے: اور اس لیے بھی کہ ماموں اور چچا اپنے بیٹوں کے سامنے اس عورت کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں.

اور عام اہل علم کہتے ہیں کہ ماموں اور چچا ان محرم مردوں میں شامل ہیں جن کے سامنے عورت کے لیے اپنی زینت والی اشیاء ظاہر کرنی مباح ہیں، اور انہوں نے آیت میں ماموں اور چچا کا ذکر نہ ہونے کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ:

1 ۔ ان دونوں کو اس لیے آیت میں ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ والدین کے مرتبہ پر ہیں، اور اسی لیے اللہ تعالی نے چچا کو باپ کہا ہے فرمان باری تعالی ہے:

﴿ کیا یعقوت علیہ السلام کی موت کے وقت تم موجود تھے ؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے ؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء و اجداد ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو معبود ایك ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے ﴾البقرۃ (133).

یہ سب کو معلوم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام یقوب علیہ السلام کے چچا ہیں.

2 ۔ یا پھر ان کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ بھائی کے بیٹے اور بہن کے بیٹے کا ذکر کر دیا گیا، چنانچہ چچا اور

ماموں اس حکم میں ان دونوں سے اولی ہیں.

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ﴿ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ﴾.

یعنی ان سے پردہ نہ کرنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں، اور اس میں چچے اور ماموں کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ جب یہ عورتیں ان سے پردہ نہیں کرتی جن کی یہ پھوپھیاں اور خالہ لگتی ہیں یعنی اپنے بھائی اور اپنی بہن کے بیٹوں سے کیونکہ یہ ان پر رفعت و بلندی رکھتی ہیں تو پھر ان کا اپنے چچا اور اپنے ماموں سے بالاولی پردہ نہ کرنا ثابت ہوا " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (788).

اور انہوں نے جو یہ علت بیان کی ہے کہ (ہو سکتا ہے چچا اور ماموں اپنے بیٹوں کے سامنے ان کے اوصاف بیان کریں) اس کا جواب جمہور نے یہ دیا ہے کہ یہ تعلیل اور علت کمزور اور ضعیف ہے، کیونکہ اگر یہ کہا جائے تو پھر یہ لازم آتا ہے کہ عورت کے لیے اپنی زینت والی اشیاء کسی بھی عورت کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے بیٹوں کے سامنے اس کے اوصاف بیان کر سکتی ہے !

جمہور کے قول عورت کے لیے اپنے چچا اور ماموں کے سامنے زینت والی اشیاء ظاہر کرنا جائز ہونے اور ان کا اس کے پاس جانے اور ان سے خلوت کرنے کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث بھی ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ نازل ہونے کے بعد ابو القعیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: میں اس وقت تك اجازت نہیں دونگی جب اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے تو مجھےدودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تو دودھ ابو القعیس کی بیوی نے پلایا ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو میں آپ سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ابو القعیس کا بھائی افلح آیا اور میرے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا حتی کہ آپ سے اجازت نہ لے لوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم نے اسے اجازت کیوں نہ دی اس میں کیا چیز مانع تھی ؟ وہ تو تیرا چچا ہے !

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تو ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا !

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دے دو وہ تمہارا چچا ہے تیرا ہاتھ خاك آلودہ ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4796) صحیح مسلم حدیث نمبر (1445).

اس لیے جب رضاعی چچا کے لیے عورت کے پاس آنا اور اس سے خلوت کرنا جائز ہے تو پھر نسب کے چچا کے لیے تو بالاولی جائز ہو گا، اور ماموں بھی اسی طرح ہے.

دیکھیں: تفسیر القاسمی (13 / 298).

واللہ اعلم .